بسم اللہ الرحمن الرحیم
عقائد علمائے دیوبند
مصنّف
حضرت مولانا خلیل احمد انبہٹوی رح
دار الکتاب دیوبند ۲۴۷۵۵۴

احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے رسالہ حسام الحرمین کے
ابطال اور اس کے الزامات وافتراءات کا راز تشت از بام کرنے
کے لئے رسالہ المہند کا اردو حصہ

عقائد علمائے دیوبند

اور

علمائے حرمین کی تصدیقات مع فوائد مفیدہ

رئیس المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

دار الکتاب دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى دنیا دیکھتی چلی آئی اور دیکھتی رہے گی اسلام ہی کی تیرہ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات بھی اس پر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعونی قوتوں نے طاغوتی طاقتوں اور حقانیت کی مخالفت کے لئے جال پھیلائے کی اور دین کے مٹانے کے واسطے اپنے مکائد اور سیہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان ناحق کوششوں اور بے ایمان مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوشش رائیگاں کردیں اور ان کے سارے مکائد اور فتن ان ہی پر لوٹا دئے اور بے ایمانی کے صلہ میں دنیا و آخرت کا گھاٹا ان کو نصیب ہوا۔ سید رسل فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اعلیٰ پر مکے کے کافروں اور متکبروں نے مدینے کے یہودیوں اور منافقوں نے طائف کے بدعہدوں اور بے ایمانوں نے کیا کچھ حملے نہیں کئے کیسے کیسے الزام نہیں لگائے کس کس طرح نہیں ستایا مگر قادر منتقم نے ان کے چھل اور فریب کو انہیں پر لوٹا دیا اور ان کو صرف آخرت ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا ابو جہل مارا گیا ابولہب خوار ہوا عتبہ اور ولید فنا ہو گئے ابن اُبی اور سارے یہودی رسوائی کی زمین پر خاک آلودہ ہو کر گر پڑے اللہ نے اپنے پیغمبر اور رسول ﷺ کو سربلند اور اونچا کیا اور دنیا نے ساری عزتیں اس کے قدموں کے نیچے پائیں اور اسی کے نام کو اگلوں اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم، کوفہ اور صنعا کے رافضیوں نے مصر کے باغیوں نے نہروان کے خوارج اور شام کے ناصبیوں نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور

گندے افترا کئے اور جھوٹ اور بہتان ان کے ذمے باندھے ذلیل ہوا ابن سبا یہودی، اور شقی قرار پایا ابن ملجم اور اس کے ساتھی، اور ذلیل ہوئے مصر کے باغی، اور خدا نے دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کی۔ فاطمہؓ اور عائشہؓ کی آسمان سے ان کے نام پر سلامتی اتری اور وقار کا سکہ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگوں کے قلوب ان کی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہیں گے رضی اللہ عنہم۔
عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی پر غرور کرنے والے منصور نے امام ہمام سیدنا ابی حنیفۃ النعمان کو کوڑوں سے مارا اور قید خانے میں ڈالا لیکن کیا دنیا نے نہیں دیکھا کہ شاہی مٹ گئی پر ابو حنیفہ کی عالمگیر فرمانروائی آج تک قلوب کو مسخر کئے ہوئے ہے کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا۔ مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے انسانوں کی سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابو حنیفہؒ کے خلف رشید قاضی ابو یوسفؒ کے ہاتھ میں دے دیں اور وہی مامور اور سربلند ہو کر رہا جس کو جیل خانہ کی تدھیری کوٹھری میں بند کیا گیا تھا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث وقت سید جیلانی پر مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر اور دنیا کے ہر نیک و باعزت ہستی پر کیا کچھ ہو کر نہیں رہا نا سپاسوں اور جاہلوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے کیچڑ اور ناپاکی ان پر پھینکی مگر شہادت ہے زمانہ کے مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اسکے بالمقابل مثنوی اور معنوی فتوحات مکیہ اور احیاء العلوم آج تک مردہ قلوب کو زندہ کر رہی ہیں اور بغداد و سرہند میں سو نیوالوں کی قبریں آج بھی زیارت گاہ عالم بنی ہوئی ہیں غرض جس نے آسمان کی طرف کیچڑ اچھالا اور خاک اڑائی اس کی اپنی ہی پیشانی خاک آلود ہوئی پھر جب ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ فرعونی عہد کیوں کر اس قاعدے سے مستثنیٰ ہو سکتا تھا اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوتے

جنھوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں اپنی ساری عمریں جوانی کی ساری بہاریں بڑھاپے کی تمام منزلیں کھپا دینے والوں پر حدیث و فقہ کے ائمہ پر اسلام اور قرآن کی عزت و ناموس کے حفاظت کرنے والوں پر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کیے جھوٹ اور افترا کے ان پر پل باندھے ان کی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کرنیکی کوشش کی ان کی عبادتوں کے غلط مطلب سمجھا کر انکی کتابوں میں تحریف اور کتر بیونت کر کے لعنتی فتوی لکھکر جھوٹے فتوے لکھوا کر اور حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب سے آگے قدم اس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیٰ حضرت کہلاتا تھا اور دنیا اسکو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے خانصاحب آنجہانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منزلیں اللہ کے دوستوں کی بدگمانی میں خرچ کیں اور ان کو کافر اور دشمن رسول کہکر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افتراپردازی کا لازم تشریح کیا۔ یوں بھی تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہوا اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں محب رسول اور عاشق نبی اور عبد المصطفےٰ کہکر مریدوں کو ماش کی پھریری دال کی فرمائش کرتے رہے مگر خدا کے دوستوں کو بدنام کرنیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز لیکر حجاز میں جا براجے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر جھوٹ بولکر اور اہل اللہ کی طرف غلط مسائل منسوب کر کے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرالاتے اور اسکے بدلے میں دارین کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر عزتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی اللہی جماعت ہی کو سربلند کیا انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی آج

جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں اور بہ رہی ہیں انہیں کے خانقاہوں سے اللہ اللہ کی آوازیں آئیں اور آرہی ہیں اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں پھوٹیں انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کے دفاتر اور کتبخانے مرتب ہوئے اور ہورہے ہیں انہیں کے تبلیغی کارناموں سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے اور انہیں کے فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں سے اقصائے عالم میں ہنگامہ بپا ہورہا ہے اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمان عزت پر چمکا اور چمک رہا ہے خدا کی قدرت ہے کہ منکروں نے جنکو گھٹایا وہی بڑھے جنکو پست کرنا چاہا وہی سربلند ہوئے۔ ادھر خاں صاحب آنجہانی جھوٹا فتویٰ لیکر ہندوستان پہنچے اور ادھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کیلئے بڑھا تحقیق حال کیلئے ایک استفتاء حرمین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولائے خلیل امام العلوم والمعارف استاذ اساتذۃ الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں آپہنچا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جملہ عقائد اور خانصاحب آنجہانی کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا اور بریلوی خانصاحب کی پوری حقیقت ظاہر کردی جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور ومعروف ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم کا سواد اعظم متفق اور حرمین وشام ومصر اور جدے کے علماء حقانی کی تصدیقات ثبت ہیں المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کردی اور سارے الزاموں کی قلعی کھولدی المہند عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوتا رہا لیکن اب پھر کچھ لوگ ایسے پیدا ہورہے ہیں جو چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش میں خواہ وہ علی پور کے محدث پیر جماعت علی ہوں یا لاہور کے دلدار علی خانصاحب کے بھتیجے فرزند حامد علی ہوں یا بقول خود سگ بارگاہِ رضوی حشمت علی ہوں سب کے سب پھر خان بریلوی کے سبق کو دہرا رہے ہیں اس لئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت

پیش آئی بلاتردید کہا جاسکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل اور مدلل کوئی رسالہ اب تک شائع نہیں ہوا امید ہے کہ ناظرین اس کی قدر کریں گے اور حق تعالیٰ شانہٗ سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرماتے گا۔

ضروری التماس

جماعت کے اہل دول حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غربا پر تقسیم فرمادیں تو غربا بھی اس سے نفع اٹھا کر ان کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جائیں گے۔

یافتاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے علمائے کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق ورسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اس لئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ درباره سفر زیارت روضۂ اقدس حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سوال اوّل و دوم کیا فرماتے ہو شد رحال سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے **الجواب** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور اسی سے مدد و توفیق درکار ہے۔ اور اسی کے قبضہ میں تحقیق کی باگیں۔ حمد و صلوٰۃ وسلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں۔ جاننا چاہیئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ ہماری ساری جماعت بحمداللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندی اور طریقہ ازکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا اور بایں ہمہ ہم دعوی نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاتے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی ہے کہ اصول میں یا فروع میں تو اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کرتے ہیں چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علمائے کرام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فروعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کرے گا تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہو گی یعنی دل اور زبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب و اعضاء سے شکریہ ادا کریں گے تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ

وہابی کا اصل استعمال اس شخص کیلئے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ اور رسوم قبیحہ کو چھوڑ دیں یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا بڑا مسلمان کیوں نہ ہو اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے اس لئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ خاص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بناوتے ہیں جن وانس سے شیطان کہ ایک دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لئے دائے محمد اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کے افترا کو بس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضروری ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کیا شبہ کہ ان کا حظ وافر

اور اجر کامل ہو جاوے پس مبتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب کبھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہماری جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدرحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبویؐ اور دیگر مقامات و زیارت گاہ متبرکہ کی بھی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جائے گی اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کی ارشاد سے ہو رہی ہے، جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی

کی نیت کرنی چاہیئے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ جاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی ہے بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو علۃ سہ مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اس لئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارک کو مس کئے ہوتے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہائے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہا اولیٰ ہے بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو، ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ نسبت کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بارہا طبع ہوچکا ہے، نیز اسی مبحث پر ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولائے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھادی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث لاتشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہوچکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عقیدہ اولیاء کرام کے توسل اور واسطہ بدرگاہ احکم الحاکمین میں دعا کرنا

سوال (۳) کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین

اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز۔ **جواب** ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات کہے، چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے **فائدہ** ہمارے اکابر مرشد العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ المشائخ حضرت قطب العالم مولانا۔ رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب اپنے بزرگان سلسلہ کے شجرے تصنیف فرماتے ہیں جو ان کے متوسلین میں شائع اور معمول بہا ہیں نیز علامہ تھانوی کی مؤلفہ قربات عند اللہ اور مناجات مقبول اس پر شاہد عدل ہیں کہ ان بزرگوں کے یہاں توسل اولیاء کرام حضرت حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کرنا جائز اور معمول بہا ہے۔ مناجات مقبول کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

صدقہ پیغمبر کا ان کی آل کا — صدقہ اپنی عزت و اجلال کا

نام جن کا ہے محمد مصطفیٰ — اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا

جو ہیں پیغمبر ترے اور ہیں کلیم — حضرت موسیٰ کا صدقہ اے کریم

عقیدہ دربارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کیا فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے

جواب۔ ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ یہ حیات برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباہ الاذکیا بحیٰوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ کو حیٰوۃ دنیوی ہے اور اس معنی میں برزخی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آب حیات ہے۔

عقیدہ دعا کے وقت قبر شریف کی طرف اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا

سوال۔ کیا جائز ہے مسجد میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے اپنے مسلک منقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجیؒ وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والوں کو قبلہ کیطرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہیئے جیسا کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہ سے روایت

کی ہے اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نا مقبول ہے
اس لئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو
آپ پر سلام نازل ہو اے نبیؐ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس
کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس مجد الدین بغوی نے ابن مبارک سے
نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہؒ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابو ایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ
کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح
قیام کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاریؒ فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ
یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے، ہاں پہلے ان کو تردد تھا، پھر علامہ نے یہ
بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الغرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ
جائز دونوں صورتیں ہیں، مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی
طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا
اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام سے مروی
ہے جب کہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح
مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ
بھی صفحہ نمبر ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال: کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے

اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد پڑھنے کی بابت جواب ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں، گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس۱۰ مرتبہ رحمت بھیجے گا خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی و دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہیؒ بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے۔

عقیدہ دربارہ تقلید

سوال۔ تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو جواب اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنی اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول اور فروع میں امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور

اسی مبحث میں ہمارے مشائخ کی بہتیری تصانیف دنیا میں مشتہر اور شائع ہوچکی ہیں۔
فائدہ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کی متعدد تصانیف درباره وجوب تقلید شخصی مطبوعہ موجود ہیں اور مدت سے ہندوستان میں شائع ہیں۔ علامہ تھانوی کی الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد، حضرت گنگوہی کی سبیل الرشاد و ہدایۃ المعتدی توثیق الکلام وغیرہ کتب اس باب میں قابل قدر تصانیف ہیں پھر آئے دن ہندوستان کے غیر مقلدوں سے ہماری جماعت کے اہل علم برابر مناظرہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی تردید میں تحریراً اور تقریراً مصروف ہیں۔

عقیدہ دربارۂ بیعت وجواز افادہ از قبور مشائخ

سوال کیا صوفیہ کے اشغال اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے۔ اور اکابر کے سینے اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں جواب۔ ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہوجائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کرچکا ہو خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو، ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر متصور رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر فکر اور اس میں فنا رتام کے ساتھ مشغول ہو اور اس کی نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اسکو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہوجانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے مشاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں، والحمد للہ علیٰ ذلک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے، مگر اس طریق سے جو اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرح سے جو عوام میں رائج ہے **فائدہ** دیباچہ کتاب میں حضرت مولانا سہارنپوری قدس سرہٗ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ہم اور ہمارے جملہ متعلقین بحمد للہ سلاسل اربعہ حضرات صوفیہ میں منسلک ہیں اور رشد و ہدایات میں مصروف ہیں۔ بحمد للہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہیں اللہ کے ذکر سے ہر وقت آباد ہیں اور مسائل تصوف اور تزکیۂ باطن میں حضرت حکیم الامتؒ کی کثیر تصانیف عالیہ اس باب میں ایسی شہرت پذیر ہیں کہ جن دلیل کی بھی ضرورت نہیں پھر امام غزالیؒ اور شیخ شعرانی کی کتب تصوف کے تراجم حضرت حاجیؒ صاحب کی ارشاد مرشد حضرت گنگوہیؒ کی امداد السلوک فن تصوف میں بے نظیر کتابیں ہیں اور ملک میں شائع ہیں۔

عقیدہ ابن عبدالوہاب نجدی کے متعلق

سوال محمد ابن عبدالوہاب حلال سمجھتا ہے مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے **جواب**۔ ہمارے نزدیک اسکا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کلام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے

تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے، پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی، اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں، اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یہ ناحق ہوگا یا حق، پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے اور اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں، بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہم تو ان بدعتیوں کو جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کو انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے، یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے

عقیدہ دربارۂ استوا علی العرش وغیرہ

سوال: کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا،

کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟
جواب اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کے علامات سے مبرا ہے۔ جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے آیات میں جو صحیح اور لغت کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً ممکن ہے استوا اس سے مراد غلبہ ہوا اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت اور مکان ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت اور مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

عقیدہ دربارہ افضلیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے۔ **جواب۔** ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر کیا قریب بھی نہیں ہوسکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عقیدہ دربارہ ختم النبوۃ

سوال: کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں، اور معنیً درجہ تواتر پہنچ گیا آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے۔ اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وجود جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے اور تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔ **جواب:** ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنیً حد تواتر کو پہنچ گئی اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے، کیونکہ جو اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لئے کہ منکر ہے نص قطعی کا ہاں ہمارے شیخ مولانا۔ محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب و دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت بطور ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ، اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ

کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ ہی خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی و زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت محض زمانے ہی کے اعتبار سے نہیں ہے، اس لئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت رفعت اور درجہ کا تفوق و فضل اسی وقت ثابت ہو گا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہو گا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلال شان و عظمت کے بیان سے مولانا کا مکاشفہ ہے، جیسا کہ ہمارے سادات محققین نے تحقیق کی ہے مثل شیخ عبدالقدوس شیخ اکبر تقی سبکیؒ نے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں بہتیروں کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار ہے افسوس صد افسوس کہ ایسا کہنا بڑے درجہ کا افترا اور جھوٹ و بہتان ہے جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے، اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں **فائدہ** مسئلہ ختم نبوت کی بحمد اللہ جیسی خدمت اس زمانہ میں ہماری جماعت کے اہل علم نے کی ہے اس کی نظیر شاید متقدمین میں بھی شاذ و نادر ہی کسی نے کی ہو گی حضرت نانوتوی قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی تحذیر الناس اس

باب میں بے نظیر کتاب ہے نیز ہمارے عنایت فرما مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کی ختم نبوت در سہ مجلدات نے جیسی قیامت غلام احمد قادیانی اور احمد رضا خاں بریلوی پر ڈھائی ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں ملنی مشکل ہے اس بسیط کتاب میں صدہا آیات و احادیث نیز دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی دنیا میں نہیں آسکتا اور حضورؐ ہر طریق سے خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی کے برابر سمجھنے یا کہنے کا اتہام اور اس کی حقیقت

سوال کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے، اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔ **جواب**۔ ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بر تصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے، اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان لعین کے علم کی نسبت

سوال ۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اسکا کیا حکم ہے؟ جواب ۔ اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اسکے کافر ہونیکا فتوی دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اسلئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپکے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کرسکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپکے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع ملجانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا جیسا کہ ایسے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و متحقق مولوی سے زیادہ ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش آنیوالا قصہ بتا چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپکو نہیں" اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جنکو دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے واقف ہونا انکے اعلم ہونیکو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم افلاطون

سے زیادہ ہے حالانکہ انکا نجاست کے احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے بلبند علین کوار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام شریف وادنی واعلی واسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی یا کلی ہوں آپکو معلوم ہونگے اور ہم نے بغیر معتبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا انکار کیا ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمانکو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئیگا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آویگا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہدہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ ڈالیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اسمیں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اسکی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف بہتان باندھے اسکو لازم ہے کہ شہنشاہ روز جزا سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت دیگر انسانوں اور چوپاؤں سے اور حفظ الایمان کی عبارت کی توضیح

سوال: کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں

یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اسکا کیا حکم ہے جواب۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں علامہ تھانویؒ نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے پہلا مسئلہ قبور کی تعظیمی سجدے کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں ؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ شرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں صحابہؓ کو راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلمؒ کی حدیث میں غلام یا باندی کو عبدی یا امتی کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اسکے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو اسی بناپر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہہ دو نہیں جانتے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا"، اور اگر کسی تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود وغیرہ ان صفات کا جو باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے ؟ حاشا کلا۔ پھر یہ کہ حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کیوجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اسکو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ

فرق پوچھی جائے گی اور ہرگز بیان نہ ہو سکے گی مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا خدا تم پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور زید عمرو و بہائم کے علم کے برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جسکا مبتدعین نے مولانا پر افترا باندھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔ فائدہ۔ موجودہ زمانے کے مبتدعین کو اس مضمون کی وجہ سے حضرت تھانوی سلمہٗ پر بڑا غیظ ہے لیکن یہ عقلمند لوگ نہیں دیکھتے کہ اسی قسم کا مضمون شرح مقاصد اور شرح طوالع الانوار میں بھی موجود ہے جو اہل سُنت کی مشہور اور متداول کتابیں ہیں اور یہی وہ کتابیں ہیں جنکی طرف عقائد اہل سنت میں مراجعت کیجاتی ہے الزام اگر ہے تو مشترک ہے اور اگر نہیں اور یقینا نہیں تو کسی پر بھی نہیں حضرت تھانوی رح نے ان مسکینوں پر رحم فرما کر انکی خلاصی کی صورت بیان فرمائی ہے ورنہ تو مبتدعین کے قول پر تو یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہر شخص عالم الغیب ہو اور ہر شخص کو عالم الغیب کہنا جائز ہو اور بہائم بھی ان مبتدعین کے قول کے مطابق نعوذ باللہ۔ عالم الغیب ہو خدا کے بندو اپنی حالت پر رحم کرو اور خدا کے دوستونکی بدگوئی کر کے ابدی لعنت نہ خریدو۔ جو مضمون الزام کا آجکل اہل بدعت نے تراشا ہے بحمد اللہ ہم اور ہمارے اکابر اسکے تصور سے بھی بری ہیں خود شیخ تھانوی نے اپنے رسالہ بسط البنان میں صراحۃً فرمایا ہے کہ جو شخص فخر بنی آدم حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو کسی مخلوق کے برابر یا مماثل بتائے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر باوجود ان تصریحات کے یہ فرقہ ضالہ مرغ کی وہی ایک ٹانگ کہے جاتا ہے خدا انکو ہدایت کرے ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

عقیدہ دربارہ میلاد شریف

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح اور بدعت سیئہ وحرام ہے یا کچھ اور جواب۔ حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپکی جوتیوں کے غبار اور آپکی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپکے بول براز اور نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور ہے اور ہمارے مشائخ کے فتوی میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتوی عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا نے اسکا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہوں جنکے خیر ہونیکی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہوم نہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہوں جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدے سے کیا جائے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اسکے ناجائز بدعت ہونیکا حکم نہ دیگا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ذکر ولادت شریف کے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اسکے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں

کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھکر جو شامل نہو اس پر طعن وتکفیر ہوتی ہے اسکے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریف ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمانکی طرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالونکا افترا ہے خدا انکو رسوا وملعون کرے خشکی وتری اور نرم وسخت زمین میں۔ فائدہ ۔ہمارے اطراف میں اکثر میلاد پڑھنے والے کون لوگ ہیں ؟ میراثی اور دوم ڈاڑھی منڈے بے نمازی جنھیں جنابت اور طہارت کی بھی خبر نہیں منہ میں سگریٹ کا دھواں اور چہرے پر پھٹکار ۔یہ لوگ ساری ساری رات گلے ملا ملا کر گاتے رہتے ہیں خود نماز نہیں پڑھتے اور سننے والوں کی بھی نمازیں غارت کرتے ہیں ایسے میلاد کو اگر منع نہ کیا جائے تو اور کیا اسکو واجب قرار دیں ؟ پھر طرفہ یہ ہے کہ عورتیں بھی میلاد پڑھتی ہیں ان بے حیا مردوں عورتوں کو اور انکے تلوے سہلانے والے مبتدعین کو کچھ بھی غیرت اور شرم نہیں آتی ۔ظالموں کچھ تو خدا کا خوف کرو۔

عقیدہ در بارہ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہیا

سوال ۔کیا تم نے کسی رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرتؐ کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اشٹمی کیطرح ہے یا نہیں جواب ۔یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرتؐ کا ذکر محبوب ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے پس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہٗ کی اس عبارت سے لیگئی ہے جسکو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرمادیں آپکی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپکی کیطرف منسوب ہوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہوجائے گا اور حقیقت حال پکار اٹھے گی جس نے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام

کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پر فتوح
عالم ارواح سے عالم دنیا کیطرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھ
کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا
تو ہنود کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی ہر سال ولادت مانتے اور
اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کیوقت کیا جاتا ہے اور یہ روافض اہل
ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسینؓ اور انکے تابعین شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھ برتاؤ میں کیونکہ
روافض ساری ان باتونکی نقل اتارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورہ کے دن میدان کربلا میں ان حضرات
کیساتھ کی گئیں چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں جنگ و جدال کے جھنڈے
چڑھاتے کپڑونکو خون میں رنگتے اور ان پر نوحے کرتے ہیں اسیطرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیساکہ
ہر شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں انکی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے
"قیام کیوجہ یہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کیجانب تشریف لاتی ہے۔ پس
حاضرین مجلس اسکی تعظیم کو کھڑے ہوجاتے ہیں پس یہ بھی بیوقوفی ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ
کیوقت کھڑے ہوجانیکو چاہتی اور ظاہر ہے کہ ولادت بار بار نہیں ہوتی پس ولادت شریفہ کا اعادہ
یا ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے ہیں
یا رافضیونکے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس معاذ اللہ
بد عملیونکا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بن گیا ہے اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کے قابل اور
حرمت و فسق ہے بلکہ انکا یہ فعل انکے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل
اتارتے ہیں اور یہ لوگ فرضی خرافات کو جب چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی
نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اسکے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
شرعاً حرام ہے الخ پس اے صاحبان عقول غور فرمائیے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں
کے اس جھوٹے عقیدے پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بناء پر قیام

کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یار افقیو نکے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں **فائدہ** ہم اور ہمارے اکابر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاپوش مبارک کی اہانت کو موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستہجن و مستقبح استعمال کرنا یہ بھی ہم پر اور ہمارے بزرگوں پر ان جاہل مبتدعین کا افترا ہے خدا ان کو ہدایت دے۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب باری تعالیٰ

سوال کیا علامۂ زماں مولوی رشید احمدؒ گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوی کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ **جواب**۔ علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کیطرف مبتدعین نے جو منسوب کیا ہے کہ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا انکو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں جناب مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور انکی تکذیب خود مولاناؒ کا وہ فتوی کر رہا ہے جو جلد اول صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اسکی عربی میں ہے جس پر تصحیح ومواہیر علماء مکۂ مکرمہ ثبت ہیں سوال کی صورت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کیساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اسکا کیا حکم ہے۔ فتوی دو اجر ملے گا۔ **الجواب** بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود

فرماتا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ؕ اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے اور جو شخص ایسا یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے اور کتاب وسنت واجماع کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون وہامان وابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کریگا لیکن اللہ انکو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے عاجز نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کریگا نہیں وہ فرماتا ہے ” اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیتے ولیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھر ونگا جن والنس دونوں سے پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن بنا دیتا ولیکن اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضی ہے پس اس میں لذاتہ امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اسکا مستحق ہے اور اسی کی اعانت وتوفیق درکار ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم لکھنے کا امر فرمایا۔ خادم شریعت امید وار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے لکھا امید وار کمال نیل محمد سعید محمد بابصیل نے حق تعالیٰ انکو اور انکے مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے۔ امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ درود وسلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اسی پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتا مکہ مشرفہ نے۔

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اسکے پاس مولانا کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جسکو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جعل اور جھوٹ اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذ و نکا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ

اسکے چیلے ہیں کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اسکو عادت ہے اکثر مہریں بنالیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں اس لئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت چھپائے ہوئے ہے علما امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اسے بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

عقیدہ دربارۂ امکان وقوع کذب در کلام باری تعالیٰ

سوال۔ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یہ کیا بات ہے **جواب**۔ ہم ہمارے مشائخ اسکا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب بسوئے اشاعرہ

سوال کیا تم نے کسی تصنیف میں اشاعرہ کیطرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ **جواب** اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا اس کے خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اسکی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ او علم کے مطابق کرے اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک انکا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ

عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان
امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں
اور ذاتاً محال ہے تو ہم نے انکو علماء کلام کے ذکر کیے ہوئے چند جواب دیئے جن میں یہ بھی
تھا کہ اگر وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو
وہ بھی بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کیطرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک
میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہٗ کی جانب نقص جائز سمجھتے
ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنیکو سفہاء و
جہلاء میں ان لغویات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہانتک پہنچی کہ اپنی طرف سے
فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب اہل سنت انکی
مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات
انکی خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ میں ہماری
انکی مثال معتزلہ اور اہل سنت والجماعت کی سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب
اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب
عدل و تنزیہ رکھا اور علماء اہل سنت والجماعت نے انکی جہالت کی پروا نہیں کی اور ظلم
مذکور میں حق تعالیٰ شانہٗ کیجانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ کو عام
کہکر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدیس و تنزیہ کو یوں کہکر ثابت
کیا کہ نیکوکار کیلئے عذاب اور بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ سے ماننے سے نقص کا
گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حمایت ہے اسی طرح ہم نے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ و خبر و
صدق و عدہ کیخلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً و عقلاً دونوں
طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ و منطق و فلسفہ کی بلا ہے پس

بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
سلف اہل السنت والجماعت نے دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت عام رہی اور
تنزیہ تام یہ ہے وہ مختصر مضمون جسکو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے اب اصل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں
کی بعض تصریحات بھی سن لیجئے شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ
کے عذاب کو جبکہ بلا توبہ مرجاتے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
دو وجہ بیانکی ہیں اول یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے
پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کردے تو وعید کیخلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ
محال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ
کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب کوئی یوں
نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو لازم آئیگا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اسکا محال ہونا
نہیں مانتے اور محال کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ خلف و کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرت
باری تعالیٰ شامل ہے اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے
آخر میں لکھا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس اسکے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ جہل اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی
قدرت میں داخل ہو تو انکا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور نا جائز ہے کیونکہ
اگر باوجود علم قبیح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو لازم آئیگا سفہ اور علم نہ ہوگا تو
جہل لازم آئیگا جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کیجانب نسبت کر کے کسی شے کا قبیح ہم تسلیم نہیں کرتے
اس لئے کہ اپنے ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح یعنی
نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی نہیں ہوسکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت
ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو
مسائرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ ابن کمال ابن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد

ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرما رہے ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا
حق تعالیٰ کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ ظلم وسفہ اور کذب پر قادر ہے کیونکہ محال قدرت کے تحت میں
داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق کیساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر
حق تعالیٰ قادر تو ہے مگر کریگا نہیں۔ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہے وہ الٹ پلٹ
ہوگیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے
اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود انکا وقوع نہ کیا جاوے یہ قول مذہب
اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تنزیہ
باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم وسفہ وکذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے
ہے ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کی شایاں نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے
کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کی تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے
آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار وارادہ ممتنع
الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں۔ پس جس
صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اسکا قائل ہونا چاہیئے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا
مذہب ہے یعنی امکان بالذات وامتناع بالاختیار محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ حاشیہ
کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ
نقص وعیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اس لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات
کے ہے اور جب کہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع
کذب نہیں ہے اور اس پر علماء وانبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات
ہونیکے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ طبعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہوا کرتے
ہیں اور یہ امام رازیؒ کے قول کا مخالف نہیں الخ صاحب فتح القدیر امام ابن ہمامؒ کی تحریر
الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ وہ افعال

حق تعالیٰ پر محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کیساتھ
متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف محال نہو تو وعدہ اور
خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ
کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف نہونا ساری مخلوقات کیطرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں
چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں
کہ وقوع مقدر نہو مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہوں
اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا اسلیئے کہ عقل کسی شئے کے
جواز مان لینے سے اسکے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلافی
(معتزلہ اہل السنت میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا
مذہب ہے) یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اسکے یقین ہے کہ کریگا نہیں جیسا
کہ اہل سنت کا قول ہے یعنی اس نقص عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا
ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون
شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے
شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جنکی نصوص بیان کرنے سے طول کے اندیشے سے اعراض
کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کے متوالی ہیں فائدہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ شانہٗ نے جو خبر ابولہب وغیرہ کافرونکے کے متعلق قرآن شریف میں دی ہے وہ بلاشبہ ایسا
ہی کریگا اور انکا فرونکو جہنم میں داخل کریگا لیکن اسکو یہ قدرت اور اختیار ضرور ہے کہ اگر وہ چاہے
تو انکو معاف بھی کر دیگا معتزلہ اور انکے مقلد ہندوستانکے مبتدعین یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ
کو کافرونکے بخشدینے کا کوئی اختیار اور قدرت نہیں اسواسطے کہ جو خبر اس نے دیدی ہے اسکے
خلاف کرنے پر اگر اسکو قدرت ہو تو اسکے کلام میں کذب کا احتمال پیدا ہو جایئگا علماء اہل سنت
والجماعت علامہ سید سند. علامہ تفتازانی. امام رازی. قاضی عضد شیخ ابن ہمام صاحب

فتح القدیر اور ابین جلالین ابو الحسن اشعری و شیخ ابو منصور ماتریدی نے اپنی تصانیف شرح
مواقف شرح مقاصد تفسیر کبیر وغیرہ میں اسکا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں کذب کا واقع
ہونا بیشک محال اور ممتنع ہے لیکن کلام کلام ہونیکی حیثیت سے اور خبر خبر ہونیکی حیثیت سے ضرور
احتمال کذب رکھتی ہے اللہ تعالیٰ شانہ نے جو خبر دی ہے اسکے خلاف کبھی بھی نہیں کریگا لیکن اپنی قدرت
اور اختیار سے کرسکتا ضرور ہے وہ مجبور اور بے بس نہیں یہ ہے اس مسئلہ کا حاصل کہ ہم نے
علماء اہل سنت کا طریقہ قبول کیا ہے اور ان ملبتدعین نے اپنے اکابر معتزلہ خذلہم اللہ کا کہ خدا کا
نعوذ باللہ غیر قادر غیر مختار بے بس اور مجبور ہونا لازم آتا ہے ہم پر اور صرف ہم پر نہیں بلکہ
اکابر علمائے اہل سنت پر تو یہ لوگ امکان کذب کے اعتراض کا ڈھونگ چاکر زمین اور آسمان
ایک کئے ڈالتے ہیں لیکن ان بد زبان نادانوں کو معتزلہ اور خوارج کا مذہب اختیار کر کے اور
حق تعالیٰ شانہ کو بے بس اور مجبور کہتے ہوئے کچھ بھی شرم و حیا نہیں آتی اور اسی پر سنی حنفی ہونے
کے ایسے لمبے چوڑے دعوے کہ گویا ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی اہل سنت نہیں سوال کیا
کہتے ہو قادیانی کے بارے میں مسیح دینی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں
کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل
کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے
مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے جواب
ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ
شروع شروع میں جب تک اسکی بد عقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید
کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمانکے ساتھ زیبا ہے ہم
اسکے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اسکے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے
رہے اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے
جانیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ

نے اسکے کافر ہونیکا فتویٰ دیا قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ طبع ہوکر شائع بھی ہوچکا بکثرت لوگونکے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات نہیں مگر چونکہ بتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء واشراف وقاضی ورؤسا کو ہم سے متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل اور کتابیں پہونچتی بھی نہیں اس لئے ہم پر یہ جھوٹے افترا باندھے۔ سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح درست ہوں تو اس پر تصحیح لکھکر مہر سے مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپکے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتایئے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درود نازل ہو اولین وآخرین کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے اولاد وصحابہ وازواج وذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے (خدا انکو توشہ آخرت کی توفیق دے) یوم دوشنبہ ۱۸ ماہ شوال ۱۳۲۵ ہجری تمام شد

خلاصۂ تصادیق علمائے ہندوستان

تصدیق زبدۃ المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب

مدرس اوّل مدرسۂ دیوبند

میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو پیشوا علمائے انام مولانا خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی رح

مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام وافضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق ہے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جسمیں شک نہیں اور یہ سب ہمارے مشائخ و پیشوایان کا عقیدہ ہے پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعزت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے

عمدۃ الفقہاء حضرت مولانا المولوی عزیز الرحمٰن صاحب رح

مولانا الحاج حافظ خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے مسائل کی تحقیق میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب حق ہے میرے نزدیک میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ انکو عمدہ جزا دے قیامت کے دن

کلمات حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں

تصدیق شیخ الاتقیاء حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جو کچھ رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور یہی میرا

اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہم کو چلاوے اور اسی پر موت دے۔

تسطیر امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ — یہ تقریر حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب — یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذو الفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمٰن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند — سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور اور صواب ہے اور اسکے مطابق ہے جو سنت وکتاب کہہ رہی ہے اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا۔

تحریر بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند — جو کچھ لکھا ہے علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

تحریر جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ — قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب سابق مدرس دیوبند — مولانا خلیل احمد صاحب نے واقعی تحریر فرمایا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر فاضل بےنظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند — یہ سارے جوابات اس لائق ہیں کہ اہل حق انکو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر چلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت میں ہمارے بزرگ استاذوں کے ساتھ۔

تحریر الشمس فلک الشریعۃ البیضا حضرت الحاج الحکیم محمد اسحاق صاحب نہٹوری ثم دہلوی
جو کچھ اس میں ہے بلاشک و ریب میں تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر منیف ذروۃ حسام الدین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب سابق مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ
مجیب نے درست بیان کیا

تحریر مقتدائے انام جناب مولانا المفتی محمد کفایت اللہ صاحب سابق صدر جمعیت العلماء ہند دہلی
میں نے تمام جوابات دیکھے سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اسکے ارد گرد شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے

تحریر جامع العلوم جناب مولانا ضیاء الحق صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
مجیب نے درست بیان کیا جواب صحیح ہے۔

تحریر منیف عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلاریب حق ہیں میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اسکے مقر اور بدل اسکے معتقد ہیں۔

عزیز ذو المجد الفاخر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ مدرس مدرسہ سروھنہ ضلع میرٹھ
بیشک اس میں نصیحت ہے اس کیلئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
جواب صحیح ہے۔

تحریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلاریب حق و صحیح ہے۔

تحریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب حکیم مصطفٰے صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بے شک یہ قول فیصل ہے اور بے معنیٰ نہیں۔

تصدیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی
العبد محمد مسعود احمد بن حضرت

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ العزیز۔

تحریر شریف منطقہ بروج الفضائل جناب مولانا مولوی محمد یحیٰی صاحب سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں نے یہ جوابات دیکھے تو ان کو پایا قول حق کے مطابق اور کلام راست جس کو ہر تابع و مخالف قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرہیزگاروں کیلئے جو حق کو مانتے اور گمراہ ہونگے گمراہ کرنے والوں کی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں۔

تحریر ناشر العلوم والفنون جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرس سہارنپور

یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر شیفتہ ہے، ہر باب میں صواب اور فضل اللہ سے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصہ تصدیقات علماء مکہ مکرمہ جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف و تحریر شریف ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے

تقریظ:۔ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام سردار اور باعظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ و امام و خطیب مسجد حرام و مفتی شافعیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کے ساتھ دیکھے پس ان کو نہایت درجہ درست پایا حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرماوے اور ان کی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کی سروں کو قیامت تک بجاہ

سید المرسلین توڑتا ہے۔ آمین ثم آمین ۔

تقریظ مقتدائے صاحب جلالت وفاضل با عظمت
چشمۂ علوم وخزانہ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنیوالے
تاریک بدعت کے مٹانیوالے مولانا شیخ احمد
رشید خاں نواب مکی ،، ،، ،، ،، ،،

میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات
علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے شخص کے
ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم اور فضلاء
کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب کمال انسان کی
آنکھ ہم عصروں میں منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے مٹانیوالے
اور گمراہی والوں کو تباہ کرنیوالے اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی تلوار بنے ہوئے ہیں
محدث یگانہ اور فقیہہ یکتا یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی شیخ خلیل احمد صاحب
حق تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ انکی تائید ہوتی رہے پس اللہ ہی کیلئے ہے خوبی ان فاضل ادیب
اور صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام کہ شرع شریف کی حمایت اور دین متین کی حفاظت اور
مذہب حق کی نگہبانی کیلئے تیار ہوئے اور حق کا ستارہ اونچا کر دیا ہدایت کے نشان بلند کئے
اسکی بنیاد مضبوط کی اسکے ستون محکم کئے اور اسکی دلیل واضح کر دی کتنا سلیس بیان اور
کس قدر صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھادیا اور اندھاپن مٹادیا دشمنوں
کی زبان بند کر دی اور انکو ذلت و ہلاکت کے کپڑے پہنادئے اور طالبان ہدایت کیلئے حق کے
راستے روشن کر دیئے گندگی کو پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا اور حدیث و قرآن کی موافقت
کی اور مضامین عجیب بیان فرمائے واقعی اسمیں اہل عقل کیلئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک
زائل کر دیا اور خلط ملط کرنیوالوں کی گڑبڑ کھولدی تحریف کرنیوالوں کا گروہ منتشر بنادیا اور فتنہ
پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو تباہ کر دیا بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیئے اور
اور گمراہوں کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنیوالوں کے سیاہ بھگادیا دین کے دشمنوں کو ہلاک
اور تغیر تبدل کرنیوالوں کو خوار کیا شیطانکے بھائیوں کو ذلیل بنادیا اور مشرکوں کے کردار
باطل کر دیئے پس ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی اللہ رب العلمین کا شکر ہے اور کیوں نہ ہو

اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا پس اللہ کیلئے ہے مولانا کی خوبی جو جواب دیا درست و صحیح دیا اللہ انکو اسلام اور اہل اسلام کیطرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آمین ثم آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہونگا یہانتک کہ ہزار بار آمین نہ کہی جاوے۔

(یوم پنجشنبہ ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ)

مہر

تقریظ پیشوائے اتقیا رسالکین و مقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص و عوام جناب مولانا شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی کا

تمام جوابات صحیح ہیں لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

تقریظ جو نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرہ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے تحریر فرمائی ؒ

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحبؒ نے اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کا

چونکہ شیخ العلماء حضرت محمد بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ کے سردار اور انکے امام ہیں لہذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلاجد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اس وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیہ ناظرین ہے۔

تقریظ مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل احمد
حضرت مولانا الشیخ محمد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف زیبا ہے اللہ کو
کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جسکو

چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدؐ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے
کا قلع قمع کرے اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ چھبیس ۲۶ سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر
مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں
کے پناہ کی کہ جنکا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب
ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین اللہم آمین ۔ حکم کیا اس کے
لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے

مہر

تقریظ۔ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی
مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

تمام حمد اللہ کیلئے ہے اس کی
نعمتوں پر اور درود وسلام

سردار انبیاء سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انکی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔ اما بعد
کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ حاجی حافظ
شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس ۲۶ سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے
کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزائے خیر دے اور ان کو ہمیشہ نیک
اعمال وحسن ثناء کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام
مسجد مکی نے۔

مہر

خلاصہ تصادیق علمائے مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً وتعظیماً

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق
مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کہ

نے اس کی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا
اس کے اول و وسط و آخر کا خلاصہ یہ ہے

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سب

تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کیلئے اس کی ذات وصفات کمال مطلق ثابت ہے منزہ حدوث اور اس کی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اسکی واجب ہے ہم پر اسکا شکر اور اسکی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار مولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کیلئے رحمت بنا کر اور انکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا انکی نبوت ورسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب پر تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقے پر چلیں قیامت کے دن تک ۔

امابعد۔ ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق الانام سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو انکے مذہب اور عقائد اور انکے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وہابیت ظاہر کرنے کیلئے انکی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچکر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے انکی خواہش کے موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہانتک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جنکو ان پیشوایان دین کے چراغوں سے اخذ کیا ہے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے۔ اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اسکا نام کمال التصنیف والتقویم لعوج الافہام عما یجب اللہ الکلام القدیم رکھا اور اس رسالہ کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی لفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اس کے اہم ہونے کی

وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور سب کی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسا اس کے بعد کلام لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف وغیرہ نقل فرمائے اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں یہی بحث کے آخر یوں فرماتے ہیں ! اور جب تو مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ اسکو سمجھ لیا تو معلوم کرلے گا جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئسویں و چوبیسویں و چھبیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و سایرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جنکو شیخ خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا ناحق کی قدرت میں داخل ہے جو انکے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کرچکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکے جنکا ذکر ہم اوپر کرچکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان کے دقیق احکام میں غور و خوض نہ کیا کریں جنکو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اسلئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو

پھیلائیں گے تمام لوگوں میں عوام کے ذہن فوراً اسی طرف آئیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی
میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام کی حالت ان دو امر میں متردد
ہو گی یا تو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر و الحاد میں
گر پڑیں گے اور یا اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے
قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد کیطرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں
باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور
و خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آ جائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو
مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کر بتوجہ کان لگا کر سنے اور جسکو اللہ نے
توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے
خطرہ میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت ہے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا
ہے تمام جہان کا اور فرمایا آپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے اور جب اس مقام
تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو ان تمام رسالہ کے ان چھبیس ۲۶ جوابات
پر مشتمل ہے جس کو علامہ شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور ان احکامات میں غور کرنے
کیلئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی
ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی
نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ
کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم
نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مولف بنا وہ نشانہ بنا اور امام
مالک نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا
جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم
کو اللہ کافی و وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا ختم ہوئی اس

اس رسالہ کی ترتیب وکتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بتمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جسکا مقصود اجو یہ مذکورہ پر تقریظ وتنقید کرنیوالے اصحاب کی عبارت ومواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اوّل وآخر واوسط تین مقامات یکھدیئے گئے ہیں مفصلہ ذیل میں علماء کے مواہیر ثبت ہیں

المدرس مدرسۃ الشفا المدرس فی الحرم النبوی البخاری

الحنفی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی۔

رسوحی عمر ۱۳۲۲	ملا محمد خان ۱۳۲۰	راجی فیض الکریم خلیل بن ابراهیم ۱۳۰۵	محمد العزیز الوزیر التونسی

شیخ المالکیۃ بحرم الخیر البریۃ خادم العلم بالمسجد الشریف خادم العلم بالمسجد النبوی

السید احمد الجزائری	محمد بن حمدان المحرسی	محمد زکی البرزنجی	محمد السوسی الخاری

من مشاهیر علماء العرب خادم العلم الشریف دمشق خادم العلم والمدرس خادم بالحرم الشام وخطیب جامع السوجی فی باب السلام الشریف النبوی

محمد بن المامون البلغیش ۱۳۲۸	محمد توفیق	موسی کاظم بن محمد	معصوم سید احمد ۱۳۰۲

خادم العلم بالمسجد الشریف من علماء العرب خادم العلم الشریف فی بلد النبی المدرس بالحرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشریف النبوی

الحاج خیر احمد بن محمد العباسی	عبد اللہ القادر بن محمد بن سودہ العوسی ولیہ	محمد بن نعمان منصور ۱۳۲۶	ملا عبد الرحمن
الفقیر الیہ عز شانہ احمد الوری الشہیر بالقراء الدمشقی	خادم بالحرم الشریف النبوی	خادم العلم بالحرم الشریف النبوی	خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
یسین عفی عنہ	محمد عبد الجواد	احمد بسا طی	محمد حسین ہندی

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی — الفقیر لنابلسی خادم العلم الحرم النبوی — خادم العلم بالحرم النبوی الشریف

احمد بن احمد اسعد کماخی ۱۳۲۶	عبد اللہ ۱۳۲۸	محمد بن عمر القلاعی

جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علمائے کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنیوالے اور شفاف ملت کے بازو سرداران با عظمت کی مقدار اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اس میں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کردی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب ہے اور شرعاً پسندیدہ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ ونادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو اس پیش آنیوالی وجہ سے ایسی مجلس سے ضرور منع کیا جاوے گا خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا وہاں اس شے کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں

کوئی امر ناجائز نہو وہاں اسکا ذکر مسلمانوں کا شعار سے ظاہر کرنا مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال [۲۲]
کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح
سے دنیا میں تشریف لانیکا الخ پس کبھی خواص میں سے کسی بزرگ کیلئے کسی خاص وقت میں
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لاتے ہیں تو کچھ استبعاد نہیں
کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون ہیں جو جاتے ہیں
تصرف فرماتے ہیں مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع و نقصان کے مالک ہیں کیونکہ
نفع اور ضرر پہنچانیوالا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد ؐ
میں مالک نہیں اپنے نفس کیلئے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے، اب رہا پیدائش
کے ازسرنو ہونیکا عقیدہ سو کسی پوری عقل والے سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ
یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطاوار اور ہنود کے فعل سے مشابہت کرنیوالا ہے سو استاد کو
زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر اسلام کا حکم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ
اسمیں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم اور چھبیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کیمتعلق میں کہتا ہوں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور غور و خوض نہ کیا
جائے اور استاذی یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنہ کے ناقل ہوئے
تو بہرحال ہدایت پر ہوئے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے تابع ہے مسئلہ اتفاقیہ
میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال
نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے
اگر انسان اس میں غور و خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے پس جب یہ
مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین
میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ و

ماتریدیہ ہوں کیونکہ یہ وہی ہے جس کو رہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکورہ کا متبع ہو (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء مصر و جامع ازہر

نقل تقریظ جو بیان فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایۂ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے میں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیوں کہ بہت ائمہ نے قیام مذکور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلال و عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں (مہر) لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں (مہر) لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (مہر)

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامہ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل کے آباؤ اجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد

بن عبد الغنی بن عمر عابد بن حسینی نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے
جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے رحمۃ اللہ علیہ مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے
دکھایا پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس
کے مولف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنۃ والجماعت
کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کی وسعت معلومات پر (مہر)

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلا رسند کمال امام عاقل
محقق وقت مدقق زمانہ یکتا ر زمان برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفےٰ بن احمد شبلی
حنبلی نے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ کو
خاص فرمایا لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے کہ ان میں علمار وکملار اور
فضلار ہیں اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان
میں اولیار اور خاتم الرسل علیہ وعلیٰ سائر الانبیار الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور
امید کیجاتی ہے کہ خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل کے مولف بھی ہیں
جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لئے
علمار حنبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ انشاراللہ اپنے موقع پر ہے
پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور
ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں
اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے اور اپنے اولاد و مشائخ
اور تمام علمار کے لئے ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین یارب العالمین

نقل تقریظ۔ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم
اور جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید

عطار نے سند بخشش ہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہ کے میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک وعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر مؤلف جیسے علماء کو حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرماتے عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول وفروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم وضروری ہے پس اللہ جزا دے اس کے مولف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزاء ہو جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعاء حسن خاتمہ کے اور ان اعمال کی توفیق کے جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

تحریر۔ رئیس الفضلاء الاعلام حضرت شیخ محمد بوسنی حمودی۔ میں کہتا ہوں کہ ان سوالات وجوابات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوائے بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت وپناہ مولانا خلیل احمد صاحب نے پس پایا میں نے اس کو اس کے موافق جس پر باعظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعت ہیں اور اس کے مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت ومغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا۔ والسلام۔

تحریر امام افضل وہمام اکمل حضرت شیخ محمد سعید حموی سحمد	میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے (مہر)
تقریر فاضل صاحب الکمال حضرت شیخ علی بن محمد الدلال	میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعت کے عقیدوں

میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ اعتقاد کے ۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانیہ ممالک آسام

میں ان کھلے جوابوں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بددین بدعتیوں کے عقیدہ کے ۔

تحریر صاحب الفضل الباہر حضرت شیخ عبد القادر

ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات وجوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کے لئے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی از خلل ہے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا

تحریر علامہ وحید حضرت شیخ محمد سعید

میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر پس میں نے ان کو مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جس میں علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو ۔

تحریر الفصیح الانشاء الناظم المکارم حضرت الشیخ محمد لطیفی حنفی " " "

میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی ۔

تحریر الشیخ الاوحد ذو الفضل المجد حضرت فارس بن محمد مدرس جامع مسجد حماشام

میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس جوابوں پر مشتمل ہے اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا ۔

تحریر قدرۃ الزہاد العباد حضرت الشیخ مصطفٰے الحداد " " " | میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس ۲۶ سوالات کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئے ہیں میں نے پایا کہ شیخ ممدوح نے ان مذکور جوابات میں صحیح طریق پر چلنے اور صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت سے باطل کو رد کیا۔

فقط والسلام

تمت